ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر قمر عباس

اسسٹنٹ پروفیسر اردو نیشنل کالج آف بزنس ایڈ منسٹریشن اینڈ اکنامکس ملتان سب کیمپس، پنجاب

ڈاکٹر نائلہ عبدالکریم

اسسٹنٹ پروفیسر اردو، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف میانوالی، پنجاب

فوزیہ پروین

ایم فل، ڈیپارٹمنٹ آف پاکستانی لینگویجز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر طاہر تونسوی بطور محقق ڈاکٹر سلیم اختر

Dr. Qamar Abbas*

Assistant Professor Urdu National College of Business Administration and Economics Multan Sub Campus, Punjab.

Dr.Naila Abdul karim

Assistant Professor, Department of Urdu, University of Mianwali, Punjab.

Fauzia Perveen

M.Phil, Department of Pakistani Languages, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

***Corresponding Author:** qamarabbasrana74@gmail.com

Dr. Tahir Taunsvi as a Researcher of Dr. Saleem Akhtar

Dr. Tahir Taunsvi (1948-2019) is a well-known researcher, critic, poet, educational expert and successful administrator. His literary services spreads over half of the century .His more than seventy seven publications (books), three hundred articles have become a precious asset of Urdu language and literature. His main domain is Urdu research. His research work on Urdu poetry, prose and linguistics has much importance. He took great interest towards Iqbal studies, Ghalib studies and mysticism by making them the themes of

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

his research work. A multidimensional and valuable asset of his autobiographical research, textual research and compilations of literary essays on variety of literary topics have made his research work more valuable for students and research scholars .Literary personalities(prominent and common) are his big and important topic of research. He wrote about almost more than two hundred literary personalities. He published forty one books about these personalities and introduced their life history, their publications, their themes, their styles and worth of their important work .In this article, the author has brought to light and analyzed the Dr.Tahir Taunsvi's research work about renowned Urdu researcher, critic and short story writer Dr.Saleem Akhtar.

Key Words: *Researcher, Critic, Educational expert, Administrator, Publications, Precious asset, Domain, Prose, Linguistics, Mysticism, Autobiographical, Textual research, Compilations, Themes, Dimension*

ڈاکٹر طاہر تونسوی(۱۹۴۸۔۲۰۱۹) کی علمی و ادبی خدمات نصف صدی پر محیط ہیں۔ وہ ایک نامور محقق، نقاد، شاعر، ماہر تعلیم اور کامیاب منتظم کی حیثیت سے ملکی و بین الاقوامی ادبی حلقوں میں معروف ہیں۔ ان کا اصل نام حفیظ الرحمٰن اور قلمی نام طاہر تونسوی ہے۔ انہوں نے تونسہ شریف کے علمی و ادبی ماحول میں یکم جنوری ۱۹۴۸ء میں آنکھ کھولی ۔[۱] اس مطہر و پاکیزہ ماحول میں ان کی شخصیت اور فکر و فن کو نکھرنے اور فروغ پانے کا موقع ملا۔ تونسہ شریف سے ابتدائی تحصیل تعلیم کے بعد وہ ملتان چلے گئے جہاں انٹر میڈیٹ اور بی۔ اے کا تعلیمی سفر انہوں نے گورنمنٹ کالج ملتان سے مکمل کیا۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ایم۔ اے اردو کیا اور ”ملتان میں اردو شاعری“ کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے انہوں نے ”مسعود حسن رضوی ادیب۔ حیات اور کارنامے“ کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ نومبر ۱۹۷۴ء میں انہوں نے لیکچرار اردو کی حیثیت سے تدریس کا پیشہ اختیار کیا اور ایک طویل عرصے تک درس و تدریس اور اعلیٰ انتظامی مناصب پر فائز رہے۔ وہ یونیورسٹی آف سرگودھا اور جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں صدر شعبہ اردو بھی رہے۔” ۳۱ دسمبر ۲۰۱۹ء کو رات ۱۲ بجے وہ بہتر سال کی عمر مین اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔“ [۲]

ڈاکٹر طاہر تونسوی کی ادبی خدمات کی تین نمایاں جہات تحقیق، تنقید اور تخلیق (شاعری) ہیں۔ مجموعی طور پر اُن کی تصانیف و تالیفات کی تعداد ۷۷ ہے۔ اس کے علاوہ اُن کے تحقیقی و تنقیدی مضامین، مقدمات، دیباچوں اور تبصروں کی بھی ایک بڑی تعداد ادبی منظر نامے کا حصہ بن چکی ہے ۔ اُن کے ۳۸۶ تحقیقی و تنقیدی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

مضامین اور ۱۸۳ مقدمات، دیباچوں اور تبصروں کی نشاندہی محققین کر چکے ہیں۔ تحقیق، تنقید اور تخلیق کے ضمن میں ڈاکٹر طاہر تونسوی کے کارنامے گرانقدر اور غیر معمولی ہیں۔ اُن کے ادبی کام مقدار اور معیار ہر دو اعتبار سے وقیع اور اہم ہیں۔ وہ ایک ہمہ جہت محقق و نقاد ہیں۔ اُن کی تحقیق و تنقید میں موضوعات کا بھرپور تنوع پایا جاتا ہے۔ لسانیات، شاعری، نثر کی بیشتر اصناف پر تحقیقی کام اہم ہے غالبیات، اقبالیات اور تصوف کے حوالے سے بھی اُن کا تحقیقی و تنقیدی سرمایہ ادبیات اردو میں اہم اضافہ ہے۔ اُن کے ہاں سوانحی تحقیق، تدوین متن اور مضامین کی ترتیب و تدوین کے حوالے سے ایک متنوع اور قابلِ قدر تحقیقی سرمایہ جمع ہو گیا ہے جو نئی تحقیقات کے لئے اہم ماخذ و مصدر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا شعری سرمایہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ نہیں لیکن اُن کا شعری اسلوب اور مضامین کی ارفعیت انہیں بڑے شاعر کے مرتبے پر فائز کرتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی کی تحقیق، تنقید اور شعری خدمات کی انفرادیت یہ ہے کہ فکری طور پر اُن کی جڑیں انسانی سماج کی ارفع اقدار میں پیوست ہیں اور اسلوبیاتی اعتبار سے ان کی تحریروں کی شناخت آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان، ہندوستان اور دوسرے ممالک میں بھی اُن کے ادبی کارناموں کو وقار اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس حوالے سے **ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:**

> ”اردو کے جن ادیبوں اور شاعروں کو ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں یکساں شہرت اور مقبولیت حاصل ہے اور جن کی ادبی کاوشوں کو قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ان میں ڈاکٹر طاہر تونسوی صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ طاہر تونسوی کی ادبی خدمات کی کئی جہات ہیں وہ شاعر، نقاد، ادیب، محقق، خاکہ نگار، کالم نگار اور مترجم ہیں اور ہر میدان میں انہوں نے نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔“(۳)

ادبی شخصیات اُن کا خاص موضوع ہے۔ معاصر ادباء پر اُن کا کام بہت اہم بھی ہے اور بہت وسیع بھی ہے۔ وہ نامور ادباء کو بھی موضوع بناتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قعرِ گمنامی میں پڑے ہوئے کئی جدید و قدیم ادباء و شعراء کو اپنا موضوع بنا کر اُن کی تخلیقی جہتوں کو روشن و منور کیا۔ اُن کی تنقیدات میں بھی ایسے ادباء کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ مجموعی طور پر انہوں نے دو سو سے زائد شخصیات پر قلم اٹھایا ہے۔ شخصیات کے حوالے سے اُن کی باقاعدہ تصانیف و تالیفات کی تعداد ۴۱ ہے۔ اُن کی اس جہت پر محققین اور ناقدین کی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اُن کی تصانیف و تالیفات بلحاظ تعداد اس جہت پر سب سے زیادہ ہیں۔ اُنکی ۴۲ کتب (طبع

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

زاد / مرتبہ) ایسی سامنے آئی ہیں جو شخصیات کی سوانح اور فکر و فن پر بھرپور مواد فراہم کرتی ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر انوار احمد رقمطراز ہیں۔

''ان کی رنگارنگ تالیفات و تصنیفات کا ایک محور بھی ہے اور وہ اُن کا تہذیبی علاقہ ہے، وہ اس تہذیبی علاقے کے شاعروں کا تذکرہ کرتے اور لکھتے ہیں، ان کا کلام محفوظ اور مرتب کرتے ہیں اور ان کے احوال و ماخذات کی کھوج میں رہتے ہیں۔" (۴)

ڈاکٹر انوار احمد کی رائے اس اعتبار سے تو صائب ہے کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے اپنے تہذیبی علاقے کے ادباء کو بھی اپنی تنقیدی اور تحقیقی تصانیف و تالیفات کا موضوع بنایا۔ لیکن ڈاکٹر طاہر تونسوی کا قلم صرف اپنے تہذیبی علاقے تک محدود نہیں ہے بلکہ انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں اور ہندوستان کے ادباء پر بھی قلم اٹھایا اور مجموعی طور پر اُن کی تصانیف و تالیفات کسی ایک خطہ تک کی ادبی شخصیات تک محدود نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر شبیہ الحسن کی رائے زیادہ صائب معلوم ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

" ڈاکٹر طاہر تونسوی خاموش دریا کی طرح علم و ادب کی کھیتیوں کو دیکھتے ہیں تو مسکرا کر کسی دوسرے خشک صحرا کی آبیاری کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ نہ تو یہ علمی سمندر تھکتا ہے نہ اس کی جولانیوں میں کمی آتی ہے۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے عمر بھر بے غرضی کے ساتھ علم و ادب سے ربط رکھا ہے۔ انہوں نے ایک ادبی مسیحا کا روپ دھار کر ادیبوں اور شاعروں کو اپنے عصائے لفظی سے حیاتِ تازہ عطا کرنے کا جو ہنر سیکھ لیا ہے اس کی جتنی مدح سرائی کی جائے کم ہے۔۔۔ انہوں نے معتبر علمی و ادبی شخصیات کو موضوع بنا کر علم و ادب کے رتبہ کو بڑھایا ہے۔'' (۵)

جن شخصیات کی سوانح اور فکر و فن پر باقاعدہ تصانیف و تالیفات ہیں اُن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ مسعود حسن رضوی ادیب، کشفی ملتانی، سر سید احمد خان، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر عرش صدیقی، ابو الامتیاز ع۔ س۔ مسلم، شہاب دہلوی، مرزا غالب، علامہ اقبالؒ، فیض احمد فیض، محسن نقوی، خواجہ محمد ابراہیم یکپاسیؒ، خواجہ غلام فریدؒ، خوشدلؒ، سچل سر مستؒ، شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت سلطان باہوؒ۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی کے اس حوالے سے وقیع کام کا تاثر واضح کرنے کے لئے اس نوع کی کتب کی فہرست دی جاتی ہے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ملتان میں اردو شاعری، مسعود حسن رضوی ادیب۔ حیات اور کارنامے، لکھنویات ادیب، شجرِ سایہ دار صحرا کا" کشفی ملتانی"، سرسید شناسی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری احوال و آثار، ڈاکٹر سلیم اختر شخصیت و تخلیقی شخصیت، ہم سفر بگولوں گا (ڈاکٹر سلیم اختر)، جہت ساز قلمکار ڈاکٹر سلیم اختر، شیوہ گفتار، دنیائے ادب کا عرش، جہت ساز دانشور ڈاکٹر عرش صدیقی، شاعرِ لوح شیشہ دل ابو الامتیاز ع۔ س۔ مسلم، جہت ساز تخلیقی شخصیت۔ ابو الامتیاز ع۔ س مسلم، جہانِ تخلیق کا شہاب، وہ میرا محسن وہ تیرا شاعر، غالب تب اور اب، غالب شناسی اور نخلستانِ ادب، غالب شناسی اور نخلستانِ ادب، غالب شناسی اور الزبیر، اقبالؒ اور پاکستانی ادب، اقبالؒ اور سید سلیمان ندوی، حیاتِ اقبالؒ، اقبالؒ اور مشاہیر، اقبال اور عظیم شخصیات، اقبالؒ شناسی اور نخلستان، اقبالؒ شناسی اور النخیل، اقبالؒ شناسی اور نیرنگِ خیال، اقبالؒ شناسی اور نیاز و نگار، علامہ اقبالؒ تے سرائیکی ادب، کیا آج اقبال کی ضرورت ہے؟، خواجہ محمد ابراہیمؒ یکپاسی اور انکا خاندان, مطالعہ فرید کے دس سال, خواجہ غلام فریدؒ شخصیت و فن, خوشدلؒ حیاتی تے کلام, سچل سرمستؒ۔ محبتوں کا پیام بر, آئینہ خانہ شاہ لطیفؒ, لطیفؒ شناسی, مقالات سلطان باہوؒ۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جن کو ڈاکٹر طاہر تونسوی نے اپنے مضامین اور کتب میں موضوع بنایا اور اُن کے فکر و فن پر روشنی ڈالی۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں۔ ابن انشاء، اجمل نیازی، احمد فراز، احمد ندیم قاسمی، اختر انصاری، ارشد ملتانی، اسد ادیب، اسلم فیضی، اظہر جاوید، اعزاز آذر، افتخار عارف، افسر ساجد، اقبال ساغر صدیقی، انوار انجم، ایم ڈی تاثیر، اے جی جوش، بشیر احمد بشیر، بہار النسا بہار، پیر اکرم، تاباں عابدی، تاج سعید، جانباز جتوئی، جان کاشمیری، جعفر طاہر، جلیل حشمی، جمیل احمد عدیل، جمیلہ سکندر درانی، حالی، حمید الدین شاہد، حمید الفت ملغانی، حمید چغتائی، حمیدہ معین رضوی، خالد اقبال یاسر، خواجہ محمد زکریا، خورشید بیگ میلسوی، خوشحال خٹک، خیر شاہ، ذوق، رام لعل، رحیم گل، رشک ترابی، رفعت سلطان، رفیق خاور جسکانی، روبینہ ترین، رئیس فروغ، زاہدہ صدیقی، زینت قاضی، ساحر لدھیانوی، سرفراز قاضی، سلیم احسن، سلیمان ندوی، سلیم کوثر، شاعر لکھنوی، شاکر نظامی، شاہد کیانی، شفقت سلطانہ، شہزاد قیصر، شہزاد منظر، شوکت علی شاہ، سید احسن زیدی، شیر افضل جعفری، ضیا شبنمی، طاہر غنی، طاہر محمود گوریجہ، طاہر عروج، ظفر بخاری، ظہور نظر، عابد سہیل، عارف عبد المتین، عباس تابش، عبد العزیز خالد، عذرا اصغر، علی اطہر، عیش شجاع آبادی، غلام حسین ذوالفقار، غلام محمد محمودی، فارق روکھڑی، فاروق فیصل، فرخ درانی، فیروز شاہ، فیض بخاری، فیض محمود تونسوی، قاسم جلالی، قائم نقوی، قتیل شفائی، قیصر امین الدین، گیتا رضا، مجید امجد، محمد امین، محمد طفیل، مرتضیٰ برلاس، ڈاکٹر محمد معروف، مستقیم احمد ظل، مسرت

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

کلانچوی، مسیح الدین صدیقی، مشتاق شباب، ممتاز ڈاہر، منصور آفاق، مہر عبدالحق، میرزا ادیب، ناز سرحدی، ندیم حیدر بلوچ، نصرت چوہدری، نیر مسعود، وحید تابش، وزیر آغا، فریاد ہیروی، شکیل احمد، احسان شاہد، عامر شہزاد صدیقی، منظور ثاقب، اسد محمود خان، غنی عاصم۔ ارمان یوسف، شیریں لغاری، غلام طاہر رانا، مامون طاہر رانا، گل زیب عباسی، میر تقی میر، جوش ملیح آبادی، ڈاکٹر غزالہ خاکوانی، محمد فیروز شاہ، مہر عبدالحق، مختار علیم، شاہدہ کیانی، مسعود حسن شہاب، ناز سرحدی، اختر مہران، رحمان رضا چغتائی، شاہین مفتی، ڈاکٹر رانا پرتاب سنگھ، علی اختر، رئیس احمد عرش، ڈاکٹر رانا غلام یسین، علامہ عبدالستار عاصم، جلیل حیدر لاشاری، تنویر شاہد محمد زئی، عمران اقبال، فرحت صدیقی، عباس گیلانی، رابعہ سر فراز، فرزانہ نیناں، سید آصف جاہ جعفری، پروفیسر خالد پرویز، عذرا شوذب، سلیم اختر قریشی، اسد فیض اور ڈاکٹر محمد وسیم انجم وغیرہ۔

شخصیت نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر طاہر تونسوی کا اس قدر وسیع اور وقیع کام ادب اور ادیب سے اُن کی محبت و رغبت اور محنت و عرق ریزی کا مظہر ہے۔ اس وسیع کام سے معاصر ادب پر اُن کے گہرے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسے شخصیت نگار بن کر سامنے آئے ہیں جو ادب اور ادیب کے لئے سچائی، اخلاص اور محبت رکھتے ہیں اور یہ امر ادباء کے لئے تحریک اور حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ اردو ادب میں شخصیت نگاری کی ایک پختہ روایت موجود ہے اور نامور اور اہم شخصیات کی سوانح اور افکار و نظریات کو فروغ دینا نامور اہل قلم کا خاص موضوع رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی کی شخصیت نگاری بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس حوالے سے اُن کی تصانیف و تالیفات زیرِ موضوع شخصیات کے بارے میں مواد کا ایک بڑا خزینہ ہے جو ان شخصیات پر مزید تحقیقات کے لئے اہم ماخذ و مصدر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے جس بے لوث انہماک اور فنی چابکدستی کے ساتھ علم و ادب کی اس کہکشاں کو سجایا ہے وہ نہ صرف علم و ادب کی ایک بڑی خدمت ہے بلکہ اُن کی جانکاہ ریاضت کی بھی مظہر ہے۔

ڈاکٹر سلیم اختر اردو ادب کے نامور محقق، نقاد، افسانہ نگار اور ادبی مورخ کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اردو ادب کے محققین، ناقدین اور دانشوروں نے ان کی ادبی خدمات پر گرانقدر تحقیقی و تنقیدی کام کیا ہے جس سے ڈاکٹر سلیم اختر کے قارئین اور محققین کیلئے ان کی ادبی جہات اور سوانح سے روشناس ہونا آسان ہو گیا ہے۔ اس حوالے سے درجنوں کتب اور سینکڑوں مضامین اردو ادب کا حصہ بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت، سوانح اور فکر و فن کے حوالے سے پانچ گرانقدر تصانیف و تالیفات ادبی منظر نامے کا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

حصہ بنا کر اردو ادب کی ایک بڑی خدمت کی ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر و فن اور شخصیت پر کئی تحقیقی و تنقیدی مضامین بھی تحریر کئے ہیں جن سے ان کے تحقیقی اور تنقیدی کام کی اہمیت اور قدر و قیمت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ڈاکٹر طاہر تونسوی نے ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر و فن پر جو کتب تحریر کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱ ۔ہم سفر بگولوں کا (۱۹۸۵ء)

۲۔ڈاکٹر سلیم اختر۔ شخصیت و تخلیقی شخصیت(۱۹۹۵ء)

۳۔ جہت ساز قلمکار۔ڈاکٹر سلیم اختر(۲۰۰۳ء)

۴۔ارمغان ڈاکٹر سلیم اختر(۲۰۱۴ء)

۳۔ شیوۂ گفتار(۲۰۱۴ء)

ڈاکٹر طاہر تونسوی کی تحقیقی و تنقیدی کتاب "ہم سفر بگولوں کا" سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے ۱۹۸۵ء میں شائع کی۔اس کتاب میں اردو ادب کے معروف نقاد اور افسانہ نگار ڈاکٹر سلیم اختر کے فن اور شخصیت کا تحقیقی و تنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے۔کتاب کا پیش لفظ خود مصنف نے "لفظوں کی مالا" کے عنوان سے تحریر کیا اور فلیپ اردو ادب کے نامور شاعر،افسانہ نگار اور نقاد ڈاکٹر عرش صدیقی نے تحریر کیا۔یہ ضخیم کتاب ۳۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔مصنف نے کتاب کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔پہلے حصے میں شخصیت و فن کے متعلق نو ابواب قائم کئے ہیں۔دوسرے حصے "نقش تحریر،، میں ڈاکٹر سلیم اختر کے افسانوں اور مزاحیہ مضامین سے انتخاب پیش کیا گیا ہے جبکہ تیسرے حصے "سرمایہ تحریر" میں اُن کے غیر مدون مضامین کو کتابیات کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔کتاب کے پہلے حصے میں مختلف ابواب قائم کر کے نہ صرف ڈاکٹر سلیم اختر کی سوانح، شخصیت اور حالات زندگی کو انکی تحریروں کے حوالے سے مرتب کیا ہے بلکہ اُن کی تمام ادبی جہتوں (بطور محقق، نقاد، ادبی تاریخ نگار، خاکہ نگار، افسانہ نگار، مزاح نگار، ترجمہ نگار، نفسیات دان، اقبال شناس) کا محاکمہ کر کے اُن کے ادبی مقام و مرتبہ کا تعین بھی کیا ہے۔ڈاکٹر طاہر تونسوی ڈاکٹر سلیم اختر کے عقیدت مند اور محبت کرنے والے شاگرد ہیں۔کتاب کے پیش لفظ میں اس بات کا اظہار بھی موجود ہے "اساتذہ میں ڈاکٹر سلیم اختر میرے لئے وہ ہیں جو علامہ اقبال کیلئے رومی تھے۔"[۶] لیکن ڈاکٹر طاہر تونسوی نے کتاب میں عقیدت کا اظہار بھی کیا ہے اور اُن کے فکر و فن کا تجزیہ غیر جانبداری سے کیا ہے۔پیش لفظ میں مصنف نے لکھا ہے : "جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے تو میں نے نہایت دیا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

نت داری سے ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت کا تجزیہ اور فن کا محاکمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔میں نے در حقیقت ڈا کٹر سلیم اختر کی موٹے شیشوں والی عینک کے پردہ میں روپوش سلیم اختر کو دریافت کرنے کی کوشش کی ہے۔"(۷)
ذیل کی سطور میں اس کتاب کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں :

"ڈاکٹر سلیم اختر بے پناہ متحرک آدمی ہیں۔۔۔۔۔۔اور علامہ اقبال کے فلسفہ حرکت کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔۔ڈاکٹر سلیم اختر ٹک کر ایک جگہ نہیں بیٹھتے بلکہ کچھ کر گزرنے کے لئے ہر لمحہ اور ہر لحظہ در پے رہتے ہیں ان کی ہر ساعت ایک ساعتِ منتظر ہوتی ہے ایسا لگتا ہے کہ انہیں کسی چیز کی تلاش ہے یاوہ گوتم کی طرح ایسی روشنی یا گیان کے منتظر ہیں جو ان پر انسان اور کائنات کے سربستہ راز فاش کر دے۔" (۸)

"سلیم اختر نے ادبی تاریخ کی تحریر میں مواد کی جمع آوری،اخذ نتائج اور فکری جہت کے تعین میں جو محنت اٹھائی ہے ان کی داد تو ان کے مخالفین بھی دیتے ہیں۔انہوں نے ادبی سا لانہ جائزوں کے ذریعے سے جہاں معاصر ادیبوں اور ان کی کتابوں کو نمایاں کیا ہے وہاں ا نہوں نے سال بہ سال تخلیقات کے مطالعوں سے بحیثیت مجموعی ادب کے رجحانات اور میلانات کا تجزیہ بھی۔" (۹)

" سلیم اختر کے جنسی افسانوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ احساس ہوتا ہے کہ سلیم اختر نے جنس کو کچھ مسئلہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک عام حیاتیاتی رویہ جان کر deal کرنے کی کوشش کی ہے ۔۔(وہ) ایک نفسیات دان کی طرح مقصدیت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔چنانچہ انہوں نے مزاح کے ذریعے اصلاح کو سامنے رکھا۔" (۱۰)

محولہ بالا اقتباسات سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے بڑی باریک بینی اور فنکارانہ مہارت سے ڈاکٹر سلیم اختر کی موضوعاتی اور اسلوبیاتی جہتوں کا تجزیہ کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ موصوف کی شخصیت پر ایک بے تکلف دوست کی طرح شگفتہ انداز میں بات کر کے اُن کے شخصی اوصاف کی نقاب کشائی کی ہے۔ساتھ ہی ایک شا گرد کی طرف سے اپنے استاد کی عظمت کا بیان بھی ہے جب وہ ڈاکٹر سلیم اختر کو اقبال کے فلسفہ حرکت کی جیتی جاگتی تصویر قرار دیتے ہیں اور "گوتم کی طرح ایسی روشنی یا گیان کے منتظر ہیں" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔کتاب سے مصنف کی ڈاکٹر سلیم اختر سے گہری قربت کا علم ہوتا ہے کیونکہ جس تفصیل اور فنی چابکدستی سے انہوں نے اپنے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

اس موضوع کی گتھیاں سلجھائی ہیں اس سے ڈاکٹر سلیم اختر پر ایک بڑی سطح کا تحقیقی مقالہ وجود میں آسکتا ہے۔اس حوالے سے سید معراج نیر لکھتے ہیں:

"مجموعی اعتبار سے ڈاکٹر طاہر تونسوی نے سلیم اختر کے فن و شخصیت کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑااور ایک ہی جست میں بہت کچھ لکھ بیٹھے۔۔۔۔اور یہ تمام ابواب مجموعی طور پر ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت اور فن کا وہ منشور ہے جو ڈاکٹر سلیم اختر کا مجموعی مطالعہ کرنے میں ایک زینہ کا درجہ رکھتا ہے۔"(۱۱)

اقبالیات پر ڈاکٹر سلیم اختر کا کام ایک نئے انداز فکر کا حامل ہے۔ڈاکٹر سلیم اختر کی اقبالیات پر بیش قیمت کتب پر تبصرہ کرنے کے بعد ڈاکٹر طاہر تونسوی لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر سلیم اختر کا یہ سنگ میل بھی گران قدر کام نہ صرف مستند دستاویز ہے بلکہ اس کا اہم سنگ مل بھی ہے جو اقبال شناسوں کے لئے مشعل راہ ہے اور ڈاکٹر سلیم ختر کی ان کتابوں کا مطالعہ کئے بغیر تفہیم اقبال کا کام سر انجام نہیں دیا جا سکتا۔بلا شبہ ڈاکٹر سلیم اختر اقبال شناشوں میں ایک ایسے معتبر اور منفرد نام کی حیثیت رکھتے ہیں جس کی بازگشت پاکستان اور ہندوستان سے نکل کر مغربی اقبال شناشوں تک پہنچ چکی ہے۔اس لئے کہ ڈاکٹر سلیم اختر نے اقبال کو ایک نئی آنکھ اور زاویے سے دیکھنے کی کوشش کی ہے۔اقبالیات کی تاریخ ڈاکٹر سلیم اختر کے ذکر کے بغیر نامکمل بھی ہے اور ادھوری بھی۔ اس پس منظر میں ڈاکٹر سلیم اختر کا شمار ماہرین اقبالیات میں خاصا نمایاں ہے اور تمام اقبال شناس انکی اقبال شناسی کے معترف ہیں۔" (۱۲)

اس کتاب کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ مصنف نے ڈاکٹر سلیم کے فکر و فن کی مختلف جہتوں کا محاکمہ کرنے کیلئے جو عنوانات قائم کئے ہیں وہ بڑے اچھوتے اور تخلیقی ہیں۔یہ عنوانات ایسے معنی خیز ہیں کہ محض عنوان کو دیکھ کر ہی قاری زیرِ عنوان موضوع تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔مثال کے طور پر "تنقید میں فکرِ نو کا داعی"، "اقبال شناسی میں نئی جہت"، "باطن کی تاریکی میں روشنی کا متلاشی "، "نفسیات اور جنس کے تنے رسہ پر"، "بدیشی خوشبو کا اردو سراپا" اور "مقام سے آگے نکل گیا مہ نو" کے عنوانات کے تحت انہوں نے بالترتیب سلیم اختر کی تنقید،

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

اقبال شناسی، افسانہ نگاری، جنس، ترجمہ نگاری اور (ہمعصر ادباء کی آراء کی روشنی میں) اُن کے مقام و مرتبہ کا احاطہ کیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب سلیم اختر شناسی میں ایک اہم پیش رفت ہے کیونکہ یہ ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر و فن کی تفہیم میں بھرپور معاونت کرتی ہے۔ڈاکٹر اے بی اشرف کی یہ رائے اہم ہے "یہ کتاب شخصی قدر و قیمت متعین کرنے کے سلسلے میں یقینا قابل قدر ہے۔"(۱۳)اس سے اردو ادب کے قارئین اور محققین نہ صرف ڈاکٹر سلیم اختر کی ادبی جہتوں سے شناسائی حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ادب کی مختلف اصناف اور ڈاکٹر طاہر تونسوی جیسے زیرک اور کہنہ مشق محقق و نقاد کے اسلوب تنقید و تحقیق سے بھی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔سمیہ ناز اعوان کا یہ تبصرہ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا:"یہ بات درست ہے کہ بعض اوقات عقیدت کا رنگ اس قدر گہرا ہو گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تنقیدی معیار متاثر ضرور ہوا ہے مگر اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے اس کتاب میں تحقیق و تنقید کے جس معیار کو قائم کیا ہے اور جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ معاصر تنقید میں بہت کم نظر آتا ہے"۔(۱۴)لیکن یہ بات بھی اہم ہے کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے محنت اور عرق ریزی سے ڈاکٹر سلیم اختر کے علمی و فنی مرتبہ کا تعین خود بھی کیا ہے اور ہمعصر محققین اور نقادان فن کے تحسینی کلمات بھی اس بابت پیش کئے ہیں۔یوں یہ کتاب اور زیادہ موثر اور اہم ہو گئی ہے۔

" ڈاکٹر سلیم اختر۔ شخصیت و تخلیقی شخصیت"ڈاکٹر طاہر تونسوی کی مرتبہ کتاب ہے جسے ۱۹۹۵ء میں گورا پبلشرز لاہور نے شائع کیا۔کتاب کا انتساب ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے نام کیا گیا ہے۔ڈاکٹر طاہر تونسوی کی یہ ضخیم کتاب ۷۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب کا دیباچہ نامور ادیب و محقق ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے تحریر کیا۔پیش لفظ مرتب نے خود تحریر کیا۔کتاب کو فاضل مرتب نے اپنے تخلیقی اور منفرد رجحان کے مطابق دس حصوں میں تقسیم کیا۔تمام حصوں کے عنوانات اور تفاصیل درج ذیل ہیں:

ا۔ شخصیت کی جہات

اس حصہ میں ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت اور زندگی کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔اس حوالے سے تاثراتی مضامین اور خاکے پیش کئے گئے ہیں جن کی تعداد دس ہے۔جن ادباء اور محققین کی نگارشات کو اس حصہ میں شامل کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔سلیم اختر (انتظار حسین)، بکری، دودھ، اور مینگنیاں (مسعود اشعر)، سچائی کا پریشر ککر (منصور قیصر)، استادوں کے استاد (رحیم گل)، پراگندہ طبع لوگ (ڈاکٹر آغا سہیل)، سخن ور (لطیف

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

الزمان خان)، پاجامہ، عینک اور قلم (عطاء الحق قاسمی)، مردکم گو بسیار توفیق (مشکور حسین یاد)، سرو (اصغر ندیم سید)، اعتماد ذات کا غیر فانی حوالہ (منصور آفاق)۔ اس حصہ میں شامل تحریریں اور خاکے ایک طرف تو ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت، زندگی، عادات اور رہن سہن پر روشنی ڈالتے ہیں تو دوسری طرف ذوق لطیف کی تسکین بھی ہوتی ہے اور مزاحیہ ادب سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔

۲۔ فکرِ نو کی میزان

اس عنوان کے تحت جن ادباء اور دانشوروں کے مضامین شامل ہیں اُن میں ڈاکٹر سلیم اختر کے فکری اور اسلوبیاتی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ اسی حصہ میں ڈاکٹر سلیم اختر کی تنقید کے حوالے سے بھی مضامین موجود ہیں۔ اس حصے میں سید قدرت نقوی، میرزا ادیب، ڈاکٹر محمد معروف، مشکور حسین یاد، صلاح الدین حیدر، ڈاکٹر محمد احسان، ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر جگن ناتھ آزاد، وزیری پانی پتی، ڈاکٹر خورشید جہاں اشرف، ڈاکٹر محمد اجمل نیازی، ڈاکٹر طاہر تونسوی، ڈاکٹر سید معراج نیئر، ڈاکٹر رشید امجد اور وقار عظیم نے "ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر و فن پر ایسے مضامین تحریر کئے ہیں جن کی بدولت ان کی تحقیقی و تنقیدی اپج اور ادبی کارناموں کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔"(۱۵)

۳۔ کوزہ میں دریا

اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کی شہر آفاق کتاب "اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ" پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ جن قلم کاروں کے مضامین اس حصے میں شامل ہیں وہ یہ ہیں۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر وحید قریشی اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا۔

۴۔ زاویہ نگاہ

اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کی تصنیف "شعور اور لاشعور کا شاعر۔ غالب" کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس حصہ میں احمد ندیم قاسمی، اور نظیر صدیقی کے مضامین اہم ہیں۔

۵۔ نقطہ نظر

ڈاکٹر سلیم اختر نے اقبالیات کے حوالے سے بھی اہم کام کیا۔ اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کو بحیثیت اقبال شناس پیش کیا گیا ہے۔ اس حصے میں جگن ناتھ آزاد، پروفیسر محمد عثمان، محمد علی صدیقی، سجاد باقر رضوی، خواجہ عبدالحمید یزدانی کے مضامین شامل ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب "اقبال کا نفسیاتی مطالعہ" اقبال کے حوالے سے نئے مباحث رکھتی ہے۔ اس حصہ میں اس کتاب کے حوالے سے بھی بحث ملتی ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلّہ

۶۔انفس و آفاق

ڈاکٹر سلیم اختر نے افسانہ نگاری کے حوالے سے بھی اپنی اہم تخلیقات کو ادبی منظر نامے کا حصہ بنایا۔ کتاب کا یہ ضخیم حصہ ان کی افسانہ نگاری اور ناقدانہ صلاحیتوں کا احاطہ کرتا ہے۔اس حصے میں اُن کے جنسی افسانوں کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔اس حصے میں جن قلمکاروں کے مضامین شامل ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ڈاکٹر عرش صدیقی، ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی،ڈاکٹر نجیب جمال،ڈاکٹر رشید امجد، مستنصر حسین تارڑ، غلام حسین اظہر، فرخ درانی،ڈاکٹر نیر صمدانی،ڈاکٹر اے بی اشرف، مصباح مقبول حسین، منظر علی خاں۔

۷۔باتوں میں گلوں کی خوشبو

اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کے انٹرویوز شامل کئے گئے ہیں۔ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت اور فن کی جہتیں، ان کے ادبی نظریات اور خاص طور پر اُن کے افسانوں کے بارے میں مفید گفتگو اس حصہ کی اہمیت میں اضافہ کرتی ہے ۔ اس حصہ میں عطاالحق قاسمی، رحمٰن نیئر، طارق عزیز، سعادت سعید، سرفراز سید اور ڈاکٹر طاہر تونسوی کی طرف سے ڈاکٹر سلیم اختر کے کئے گئے انٹرویوز کی تفصیل ہے۔انٹرویو میں کی گئی گفتگو بالمشافہ ہوتی ہے اس لئے یہ تصنع اور بناوٹ سے پاک ہوتی ہے اور محقق کے لئے اصل صورت تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اس لئے یہ حصہ بھی اہم ہے۔

۸۔میں کا کمال

اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کی خود نوشت کو شامل کیا گیا ہے۔اس سے اُن کی شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ڈاکٹر سلیم اختر کی تفہیم کے لئے اس حصے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۹۔آئینہ

کتاب کا یہ آخری حصہ ہے اس حصہ میں مرزا ادیب اور خامہ بگوش کے ایسے اخباری کالموں کو کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے جو ڈاکٹر سلیم اختر سے متعلق ہیں۔اس حصے میں ڈاکٹر سلیم اختر کے فن و شخصیت کے حوالے سے اہم معلومات ملتی ہیں جو کتاب کے حسن میں اضافہ کا باعث ہیں۔پروفیسر فاروق فیصل کتاب کے بارے میں یوں رائے دیتے ہیں:

> "یہ کتاب ڈاکٹر سلیم اختر کے فن اور شخصیت کے مطالعے کے لئے ایک ادبی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے اور اس میں شامل تمام تحریریں ادب کے ایک قاری کو ڈاکٹر سلیم اختر کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

مختلف النوع ادبی جہتوں سے آگاہ کرتی ہیں اور ان پر کام کرنے والوں کے لئے صحیح سمت کا تعین بھی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے ایک کڑے انتخاب کے لئے جو مضامین انتخاب کئے ہیں اس سے ان کی تحقیقی اور تنقیدی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔ ان کے اس نوع کے کام کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔" (۱۶)

علم و ادب کے میدان میں اس کتاب کی اہمیت کو ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے اس طرح بیان کیا ہے:

"مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی کی مرتب کردہ یہ کتاب، ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر و فن، ان کی ادبی خدمات اور ان کی علمی اور تخلیقی شخصیت کے دل پسند نقش اور نشان کی حیثیت سے یاد رکھی جائے گی اور اس نہج اور نوع کے مزید بڑے اسکیل کے کاموں کے لئے ایک مضبود بنیاد اور خاکہ فراہم کرے گی۔" (۱۷)

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی یہ رائے صائب ہے ڈاکٹر طاہر تونسوی نے اپنی اس مرتبہ کتاب میں ڈاکٹر سلیم اختر کو ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ایک طرف ڈاکٹر سلیم اختر کی ادبی زندگی کی تمام جہتوں کا احاطہ کرتی ہے تو دوسری طرف ان کی زندگی کے حالات و واقعات، شخصیت اور سوانح کے تمام گوشوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک بنیادی حوالے سے کم نہیں ہے۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے کتاب کے مختلف حصوں کے جو عنوانات قائم کئے ہیں وہ اُن کے خاص اسلوب کو ظاہر کرتے ہیں اور مرتبہ کتاب سے تخلیقی رنگ ابھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

"جہت ساز قلمکار۔ ڈاکٹر سلیم اختر" جنوری ۲۰۰۳ء میں الفیصل ناشران و تاجران اردو بازار لاہور نے شائع کی۔ کتاب کا انتساب اردو کے نامور محققین و ناقدین ڈاکٹر خلیق انجم اور شارب ردولوی کے نام ہے۔ آغاز میں "عجز ہنر" کے نام سے مصنف کی اپنی مختصر تحریر شامل ہے۔ "یہ کتاب اکادمی ادبیات پاکستان کے سلسلے میں 'پاکستانی ادب کے معمار' کے لئے لکھی گئی تھی جو بوجوہ شائع نہ ہو سکی۔" (۱۸) یہ کتاب ۱۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ابواب کی تعداد سات ہے "اس (کتاب) میں طاہر تونسوی نے ڈاکٹر سلیم اختر کا پورا محاکمہ ۱۲۵ کتب، رسائل و اخبارات سے کیا ہے۔۔۔ اس کتاب میں ڈاکٹر سلیم اختر کی سوانح، تنقید، غالب شناسی، اقبال شناسی، افسانہ نگاری، نفسیات اور اردو ادب میں ان کے مقام پر سیر حاصل بحث ہے۔" (۱۹)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

پہلا باب (سوانح) کسب کمال، گہر ہونے تک اور ذات وصفات کا آئینہ کے عنوانات پر مشتمل ہے۔ ان عنوانات کے تحت مصنف نے ڈاکٹر سلیم اختر کے خاندان، پیدائش، تعلیم، ملازمت، ریٹائر منٹ، شادی، مطالعہ کا شوق اور لکھنے کے آغاز کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نامور ہم عصر ادباء کے تجزیوں کی روشنی میں ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت کی پرتیں فنکارانہ مہارت سے کھولی گئی ہیں۔ دوسرا باب (بطور نقاد) راہرو جادہ نقد، تنقید میں خوب سے خوب تر کا متلاشی، تنقید کی صراط مستقیم اور ڈاکٹر سلیم اختر، کے عناوین پر مشتمل ہے۔ اس باب میں مصنف نے ڈاکٹر سلیم اختر کی تنقید نگاری کے تمام گوشوں پر اختصار اور جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر کی ابتدائی تحریروں میں نفسیاتی تنقید نگاری کے نقوش بھی تلاش کئے گئے ہیں۔ ابتدائی تحریروں کی فہرست دے کر لکھتے ہیں: "اِن اولین نقوش اور تحریروں سے اس گہرائی کا اندازہ تو نہیں ہوتا جو بعد میں ریاضتِ فن سے پیدا ہوئی تاہم ایسے موضوعات پر قلم اٹھانے سے ان کے تنقیدی نقطہ نظر سے ضرور آگاہی ہو جاتی ہے۔ اور لمحہ موجود تک تنقید سلیم اختر کے لئے سانس کی طرح ناگزیر ہے۔"(۲۰) اس باب میں مصنف نے ڈاکٹر سلیم اختر کی تنقیدی کتب کا بھرپور تجزیہ بھی کیا ہے اور جابجا نامور ادباء اور نقادانِ فن کی تنقیدی آراء کو پیش کر کے اُن کی تنقید کا محاکمہ کیا ہے اور انہیں نفسیاتی نقاد کے طور پر پیش کیا ہے۔ تیسرا باب (غالب شناسی) "غالب گنجینۂ معنی کی عقدہ کشائی" کے واحد عنوان پر قائم ہے۔ اس میں ڈاکٹر سلیم اختر کی دو کتب "شعور اور لاشعور کا شاعر۔ غالب۔" اور "غالب شناسی اور نیاز و نگار" کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر طاہر تونسوی لکھتے ہیں:

> "ڈاکٹر سلیم اختر نے نفسیات کی چابی سے غالب کی شخصیت اور اس کے فکر و فلسفے کا بھاری قفل کھولا ہے اور غالب اندر سے کیا ہے؟ اور باہر سے جو دکھائی دیتا ہے، ویسا ہے بھی یا نہیں! کے بارے میں سب کچھ منور کر دیا ہے۔"(۲۱)

چوتھا باب (اقبال شناسی) دو ذیلی عنوانات "بحر اقبال کا شناور" اور "اقبال شناسی: نئی جہت" پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنف ڈاکٹر سلیم اختر کی اقبالیات کے حوالے سے کتب کا مختصر تجزیہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہے: "ڈاکٹر سلیم اختر نے اقبالیات کے کینوس کو وسیع کیا ہے اور اسکے منظر نامے میں بلا کا پھیلاؤ پیدا کر کے اسے نئی رفعتوں سے ہمکنار کیا ہے۔"(۲۲) پانچویں باب میں ڈاکٹر سلیم اختر کی افسانہ نگاری کا موضوعاتی اور اسلوبیاتی تجزیہ تین ذیلی عناوین "ڈاکٹر سلیم اختر کے مرد وزن کی دنیا"، "مرد عورت، جنس اور جذبات نفسیاتی پس منظر"، "اردو افسانے کا کولمبس" کے تحت کیا گیا ہے۔ چھٹے باب میں نفسیات کے حوالے سے اُنکے کام کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ساتویں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

اور آخری باب میں معاصر ادبی منظر نامہ پیش کر کے ڈاکٹر سلیم اختر کے ادبی مقام و مرتبہ کا تعین کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ڈاکٹر رابعہ سرفراز نے لکھا ہے:"بلاشبہ یہ کتاب ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت اور ادبی جہتوں کے حوالے سے ایک اہم دستاویز ہے۔"(۲۳) ابوالامتیاز ع۔س۔مسلم رقمطراز ہیں:

"اپنی تصنیف جہت ساز قلم کار ڈاکٹر سلیم اختر میں ڈاکٹر طاہر تونسوی نے ان کے اندر کے مطالعے، باہر کے مشاہدات، محسوسات کے لمس اور فکر و خیال کے ادراک سے ان کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ ان کی شخصیت کی مختلف جہات ایک جیتی جاگتی متحرک پینٹنگ کی طرح سامنے آتی ہے۔"(۲۴)

سید معراج جامی لکھتے ہیں:

" ڈاکٹر طاہر تونسوی نے بلاشبہ ڈاکٹر سلیم اختر کیلئے جہت ساز قلمکار کا جو لقب ان کے ساتھ سر ورق پر دیا ہے وہ ہر طرح سلیم اختر کی علمی و ادبی شخصیت پر صادر آتا ہے۔(۲۵) "

یہ کتاب ایک طرف ڈاکٹر طاہر تونسوی کی بالغ نظری، فکری پختگی اور تنقیدی بصیرت کا ثبوت ہے تو دوسری طرف ڈاکٹر سلیم اختر کے فن اور شخصیت کی ترجمان ہے۔اس میں اس قدر معلومات ہیں کہ ڈاکٹر سلیم اختر کے تمام ادبی حوالے سامنے آگئے ہیں اور کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔مصنف نے عقیدت مندی کے ساتھ ساتھ توازن اور معیار کو بھی برقرار رکھا ہے۔کتاب میں تجزیاتی رنگ کے ساتھ ساتھ تحقیقی انداز بھی ہے۔مصنف نے ڈاکٹر سلیم اختر کی کتب کی فہرستیں مع سنین بھی اس کتاب کے بیشتر ابواب میں دی ہیں جو ادب کے قارئین اور محققین کیلئے ڈاکٹر سلیم اختر کے بارے میں تحقیقات کے نئے در وا کرتی ہیں۔

"ارمغان ڈاکٹر سلیم اختر" ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے ۲۰۱۴ء میں شائع کی۔یہ ڈاکٹر طاہر تونسوی کی مرتبہ کتاب ہے۔اس کا انتساب سعیدہ سلیم اختر کے نام کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ادب کے مختلف موضوعات پر پاکستان، انڈیا، مصر اور ترکی سے تعلق رکھنے والے نامور ادباء کے ۲۲ مقالات شامل ہیں۔ان میں ایک انگریزی باقی تمام اردو زبان میں ہیں۔یہ کتاب دراصل ارمغانِ علمی کی درخشندہ روایت کی کڑی ہے جو دنیا بھر میں اپنے اکابرین اور ناموران کی خدمات کے اعتراف میں کیا جاتا ہے۔ارمغان میں کتاب کا مرتب اپنے ممدوح کی پسند کے موضوعات پر مضامین جمع کر کے کتاب میں پیش کرتا ہے۔اردو دنیا میں اورینٹل کالج لاہور کے استاد مولوی محمد شفیع کے شاگرد ارجمند ڈاکٹر سید عبداللہ نے اپنے استاد کیلئے"ارمغانِ علمی" مرتب کر کے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

ایک شاندار روایت کا آغاز کیا۔" ارمغانِ ڈاکٹر سلیم اختر" ڈاکٹر طاہر تونسوی کی طرف سے اپنے عظیم استاد، نامور، محقق و نقاد اور افسانہ نگار ڈاکٹر سلیم اختر کے ادبی کارناموں اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلیے مرتب کیا گیا۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر طاہر تونسوی رقمطراز ہیں:

> "۲۰۱۴ء میں مرتب ہونے والا "ارمغان ڈاکٹر سلیم اختر" ہے جو میری طرف سے اپنے استاد محترم کی خدمت میں حقیر سا نذرانہ ہے اور سارا کریڈٹ وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین کو جاتا ہے جن کے دامے، درمے، سخنے اور قلمے تعاون سے یہ منصوبہ پائہ تکمیل کو پہنچا ہے۔"(۲۶)

اس کتاب کے آغازیے کے طور پر تین تحریریں شامل ہیں۔ "عرض ہنر" کے عنوان سے ڈاکٹر طاہر تونسوی کی طویل تحریر ہے جس میں ڈاکٹر سلیم اختر کے وسیع کینوس پر پھیلے ہوئے تحقیقی، تنقیدی اور تخلیقی کارناموں کا اشاریہ، ڈاکٹر سلیم اختر پر ہونے والے تحقیقی و تنقیدی کام کی تفصیلی فہرستیں، ان کا کوائف نامہ اور "ارمغانِ ڈاکٹر سلیم اختر" کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کی تحریر "ارمغانِ علمی کی درخشندہ اور شاندار روایت" کے عنوان سے ہے جس میں ارمغان علمی کی روایت کے تناظر میں ڈاکٹر سلیم اختر کی ادبی جہتوں اور ان کے ادبی مقام و مرتبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آغازیے کے طور پر تیسری تحریر "داستان جمال آفریں" ہے جس میں ڈاکٹر عبدالکریم خالد نے شگفتہ، دلچسپ اور جمالیاتی اسلوب میں ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت و فن اور ادبی خدمات کو محبت، رغبت اور عقیدت سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کتاب میں شامل مضامین کثیر الجہت ہیں اور ادب کی تمام جہتوں اور اصناف کو محیط ہیں۔ اس کتاب کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس میں ملک و بیرون ملک کے نامور ادباء کی تحقیقی و تنقیدی کاوشیں جمع ہو گئی ہیں۔ جس سے ادب کے محققین اور قارئین فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر پر تحقیقی کام کرنے والوں کیلیئے بھی یہ کتاب منزل کے تمام نشان فراہم کرتی ہے۔ یہ کتاب ایک عظیم ادیب کو خراج عقیدت بھی ہے اور ادب کا ایک اہم ماخذ بھی۔

"شیوہءِ گفتار" ڈاکٹر طاہر تونسوی کی مرتبہ کتاب ہے جو ۲۰۱۴ء میں نشریات پبلشرز لاہور نے شائع کی۔ اس کتاب میں نامور اہل قلم کی طرف سے ڈاکٹر سلیم اختر سے کئے گئے انٹرویوز کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں چودہ انٹرویوز اردو اور دو انگریزی زبان میں ہیں۔ شیوہ گفتار میں جو انٹرویوز اور ملاقاتیں شامل ہیں وہ اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ ان سے ایک طرف ڈاکٹر سلیم اختر کی ادبی و تخلیقی شخصیت کی نئی جہتیں سامنے آتی ہیں تو

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

دوسری طرف معاصر ادبی منظر نامہ بھی ابھر کر سامنے آتا ہے۔ سلیم اختر شناسی میں یہ کتاب ایک اہم بنیادی ماخذ کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ اس میں ڈاکٹر سلیم اختر کے افکار و خیالات کتابی شکل میں موجود ہیں جو ریسرچ سکالرز اور محققین ادب کے لئے بیش قیمت سرمایہ ہیں۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ڈاکٹر طاہر تونسوی نے اپنی تصانیف و تالیفات میں ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر وفن پر بیش قیمت مواد جمع کر دیا ہے جو ڈاکٹر سلیم اختر کا ہمہ پہلو مطالعہ ہے۔اس سے ایک طرف جدید دور کے اہم محقق و نقاد ڈاکٹر سلیم اختر کی شخصیت اور سوانح پر وسیع اور وقیع مواد جمع ہو گیا ہے جس سے ان کے شخصی اوصاف روشن و منور ہو کر سامنے آ گئے ہیں تو دوسری طرف ان کے حالات زندگی ان کے ادبی محرکات سے پردہ اٹھاتے نظر آتے ہیں۔اس طرح ڈاکٹر سلیم اختر کے فکر وفن کی تفہیم میں طاہر تونسوی کی یہ نگارشات اہم مقام کی حامل ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر کی ادبی جہات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس پر معیاری اور مصدقہ مواد یہاں موجود نہ ہو۔یہ مواد نامور محققین،ناقدین اور دانشوروں کے قلم سے تحریر کی گئی نایاب اور شاہکار تحریروں پر مشتمل ہے جن کو ڈاکٹر طاہر تونسوی نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے تلاش و جستجو کے بعد ترتیب دیا ہے جن سے ڈاکٹر سلیم اختر کا ہر تناظر سے مطالعہ سامنے آ گیا ہے۔ڈاکٹر طاہر تونسوی نے ڈاکٹر سلیم اختر کے حوالے سے کتب کو مرتب ہی نہیں کیا بلکہ انہوں نے خالص تحقیقی انداز میں بھی اس حوالے سے کتب تصنیف کی ہیں۔اس سلسلہ میں ان کی دو کتب "ہم سفر بگولوں کا" اور "جہت ساز قلمکار۔ڈاکٹر سلیم اختر" زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کہ اُن کی تمام ادبی جہتوں (بطور محقق،نقاد،ادبی تاریخ نگار، خاکہ نگار،افسانہ نگار، مزاح نگار، ترجمہ نگار، نفسیات دان، اقبال شناس) کا محاکمہ کر کے اُن کے ادبی مقام و مرتبہ کا تعین بھی کیا گیا ہے۔موخر الذکر کتاب میں ڈاکٹر سلیم اختر کی کتب کی فہرستیں مع سنین بھی دے دی گئیں ہیں۔اس طرح یہ کتاب ڈاکٹر سلیم اختر پر تحقیقات کے نئے در وا کرتی ہے اور نئے محققین اور ریسرچ سکالرز کیلئے اہم معاون اور رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح ان کی کتاب "شیوہ گفتار" بھی تحقیقی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں نامور اہل قلم کی طرف سے ڈاکٹر سلیم اختر سے کئے گئے انٹرویوز کو مرتب کیا گیا ہے۔ شیوہ گفتار میں جو انٹرویوز اور ملاقاتیں شامل ہیں وہ اخبارات ورسائل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ سلیم اختر شناسی میں یہ کتاب ایک اہم بنیادی ماخذ کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ اس میں ڈاکٹر سلیم اختر کے افکار و خیالات کتابی شکل میں موجود ہیں جو ریسرچ سکالرز اور محققین ادب کے لئے بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ڈاکٹر طاہر تونسوی کا ڈاکٹر سلیم اختر پر تحقیقی و تدوینی کام اہم اور قابل ستائش ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی کے قومی شناختی کارڈ کی عکسی نقل مملوکہ راقم

۲۔ ناصر حفیظ (فرزند ڈاکٹر طاہر تونسوی) سے مقالہ نگار کی ایک ملاقات، ملتان ۲ جنوری ۲۰۲۰ء

۳۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، (فلیپ) مضامین و مقالات، از ڈاکٹر طاہر تونسوی، شمع بکس فیصل آباد، ۲۰۱۴ء

۴۔ انوار احمد، ڈاکٹر، (فلیپ) مطالعہ فیض کے ماخذات، از ڈاکٹر طاہر تونسوی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۱ء

۵۔ شبیہ الحسن، ڈاکٹر، ادب کا مسیحا ڈاکٹر طاہر تونسوی، (مضمون) مشمولہ ڈاکٹر طاہر تونسوی ایک مطالعہ، مرتبہ شہزاد بیگ، ص ۲۳۳، ۲۳۶

۶۔ طاہر تونسوی، ڈاکٹر، (دیباچہ) ہم سفر بگولوں کا، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۷

۷۔ ایضاً، ص ۹

۸۔ ایضاً، ص ۴۷

۹۔ ایضاً، ص ۱۲۰، ۱۴۱

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۷۸، ۲۰۴

۱۱۔ سید معراج نیر، ڈاکٹر، لمحہ موجود کا تنقید نگار، (مضمون) مطبوعہ اہل قلم ملتان، شمارہ ۱۵، ۱۹۹۶ء، مکتبہ اہل قلم، ملتان، ص، ۱۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۰

۱۲۔ طاہر تونسوی، ڈاکٹر، ہم سفر بگولوں کا، ص ۱۷۲

۱۳۔ اے۔ بی۔ اشرف، ڈاکٹر، مسائل ادب تنقید و تجزیہ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۴۹۳

۱۴۔ سمیہ ناز اعوان، ڈاکٹر طاہر تونسوی بحیثیت محقق و نقاد، مقالہ برائے ایم۔اے۔ اردو، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ۱۹۹۶ء، ص ۲۱۸

۱۵۔ فاروق فیصل، پروفیسر، ڈاکٹر طاہر تونسوی کی تحقیق و تنقید کا تجزیاتی مطالعہ، ص ۱۱۴

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۱۵، ۱۱۶

۱۷۔ سید معین الرحمن، ڈاکٹر، (دیباچہ) ڈاکٹر سلیم اختر شخصیت و تخلیقی شخصیت، گورا پبلشرز لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۹

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۸۔ محمد ہارون عثمانی، جہت ساز قلم کار ڈاکٹر سلیم اختر، (مضمون) مشمولہ ڈاکٹر طاہر تونسوی ایک مطالعہ، مرتبہ، شہزاد بیگ، ص ۴۱۴

۱۹۔ معراج جامی، سید، جہت ساز قلم کار ڈاکٹر سلیم اختر، (مضمون) مشمولہ ڈاکٹر طاہر تونسوی ایک مطالعہ، مرتبہ شہزاد بیگ ص ۴۰۷

۲۰۔ طاہر تونسوی، ڈاکٹر، جہت ساز قلمکار۔ ڈاکٹر سلیم اختر، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۰۳ء ص ۴۲

۲۱۔ ایضاً، ص ۹۱

۲۲۔ ایضاً، ص ۱۱۵

۲۳۔ رابعہ سرفراز، تنقیدی جائزے، قرطاس فیصل آباد، ۲۰۰۴ء ص ۱۴۵

۲۴۔ ابوالامتیاز ع۔ س۔ مسلم، ڈاکٹر سلیم اختر۔ جہت ساز قلمکار، (مضمون) مشمولہ ڈاکٹر طاہر تونسوی ایک مطالعہ، مرتبہ شہزاد بیگ، ص ۳۸۸، ۳۸۹

۲۵۔ معراج جامی سید، جہت ساز قلمکار، ڈاکٹر سلیم اختر، (مضمون) مشمولہ ڈاکٹر طاہر تونسوی ایک مطالعہ، مرتبہ شہزاد بیگ، ص ۴۰۹

۲۶۔ طاہر تونسوی، ڈاکٹر، ارمغان ڈاکٹر سلیم اختر، ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، ۲۰۱۴ء، ص ۳۶